میرے خوش نصیب چچا جان

سیدہ رُغینہ بنت سید کفیل بخاری

۱۵/ نومبر ۲۰۰۹ء کی اُداس شام مجھے کبھی نہ بھولے گی۔ نمازِ مغرب کے لیے وضو کیا ہی تھا کہ بڑی پھوپھو جان ہمارے کمرے میں آئیں اور بتایا کہ چچا جان کا مکہ مکرمہ میں ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ انھوں نے پوچھا کہ تمھارے ابی کہاں ہیں؟ امی نے بتایا کہ باہر مدرسہ میں ہیں۔ یہ خبر سن کر میرے تو اوسان خطا ہوگئے۔ میں نے فوراً مصلیٰ بچھایا اور نماز پڑھی۔ پھر مدرسے میں جا کر اپنی باجی کو بتایا اور اُن سے کہا کہ چچا جان کے لیے دعا کریں۔ مدرسے میں دعا مانگ کر گھر آئی تو امی نے بتایا کہ تمھارے چچا جان اللہ میاں کے پاس چلے گئے۔ یہ سن کر بہت غم ہوا۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ابا جی (دادا ابو) دادی اماں، میرے ابّی، پھوپھو اور ہم سب بھائی بہنیں برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنسو تو سب کے نکل رہے تھے لیکن چیخ و پکار نہیں تھی۔ بہت صبر کر رہے تھے۔ رات دیر تک جاگتے رہے۔ میری تو نیند ہی ختم ہوگئی، رو رو کر رات گزاری۔ نمازِ فجر کے بعد مکہ سے چچا جان کے ایک دوست نے میرے ابی کو فون پر بتایا کہ ہم آپ کی امانت حرم شریف میں لے آئے ہیں۔ نمازِ جنازہ کے وقت بھی انھوں نے فون کیا۔ چچا جان کتنے خوش قسمت تھے کہ ان کی نمازِ جنازہ حرم شریف میں ہوئی۔ لاکھوں مسلمانوں نے اُن کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ وہ جنت المعلیٰ میں اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں دفن ہوئے۔ میرے چچا جان، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے۔ اسی لیے وہ جنت المعلیٰ میں جا کر ہمیشہ کے لیے سو گئے۔ وہ جنتی انسان تھے۔

میرے ابی بتاتے ہیں کہ تمھارے چچا بچپن سے ہی بہت قابل تھے۔ وہ بڑی محنت سے پڑھتے تھے۔ بہت ذہین تھے اور اپنے سکول کے لائق ترین بچوں میں شمار ہوتے تھے۔ کھیل کود میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ ابا جی (دادا ابو) انھیں کتابیں، رسالے لا کر دیتے اور وہ انھیں پڑھتے رہتے۔ چچا جان نے ایم اے تک تعلیم مکمل کی۔ اس کے علاوہ بھی کئی ڈگریاں حاصل کیں۔ وہ ادیب اور شاعر بھی تھے۔ اخبارات میں اُن کے مضامین اور کالم بھی چھپتے تھے۔ ہم بچوں سے بہت پیار کرتے۔ وہ ہمیں کبھی غصے نہیں ہوئے۔ ہمیشہ محبت سے سمجھاتے۔ ہم سے مذاق بھی کرتے۔ ہم اُن کی باتیں غور سے سنتے۔ وہ مجھے پیار سے ''بھُتنی'' کہتے۔ گزشتہ سال انھوں نے آخری رمضان ہمارے ساتھ گزارا۔ سحری و افطاری میں اُن کی وجہ سے گھر میں بہت رونق ہوتی۔ افطاری میں سموسے، پھل وغیرہ لے کر آتے۔ ہمیں قیمے والے سموسے پسند نہیں تھے۔ میں نے کہا چچا جان اِن میں سے بدبو آتی ہے۔ مذاق سے کہنے لگے ان میں جنگلی بھیڑوں کا قیمہ ہوتا ہے۔ ہم سب بچے یہی سمجھے کہ واقعی ایسا ہے۔ ہم نے سموسے کھانا چھوڑ دیئے۔ وہ کہتے کہ پھل کھایا کرو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چھوٹی عید پر انھوں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور چار عینکیں دیں اور عیدی بھی دی۔ کہنے لگے اپنے بہن بھائیوں کو دے دو۔ میری عینک جامنی رنگ کی تھی جو میرے جوڑے کے ساتھ ملتی تھی۔ چھوٹی عید کے بعد جب

وہ سعودی عرب گئے تو ہم اپنی نانی اماں کے ہاں گاؤں گئے ہوئے تھے۔اُن سے ہماری فون پر بات ہوتی رہتی تھی۔وہ سب بچوں سے بات کرتے تھے۔انتقال سے پندرہ دن پہلے بھی انھوں نے مکہ مکرمہ سے فون کرکے ہم بچوں سے بات کی۔یقین نہیں آتا کہ چچا جان کا انتقال ہوگیا ہے۔

چچا جان سعودیہ جانے سے پہلے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں پروفیسر تھے۔اُن کی خواہش تھی کہ وہ مکہ یا مدینہ میں رہ کر پڑھائیں۔ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ جامعہ ام القریٰ مکہ میں استاد مقرر ہوگئے۔ہمارے نانا جان حج پر گئے ہوئے تھے۔وہ چچا جان سے بھی ملے۔چچا جان نے انھیں کہا کہ آپ مدینہ منورہ سے واپس میرے گھر آئیں۔ہم اکٹھے حج کریں گے۔لیکن چچا جان تو حج سے چند روز پہلے ہی اپنے اللہ سے جاملے۔نانا ابو نے بتایا کہ چچا جان نے موت کے وقت کلمۂ شہادت پڑھا پھر چند منٹ بعد اُن کا انتقال ہوگیا۔یہ بات موقع پر موجود ''شرطی'' (سپاہی) نے بتائی۔چھوٹی عید پر چچا جان ہمارے پاس تھے اور بڑی عید ہم نے چچا جان کی یاد میں گزاری۔میں نے اُن کی یاد میں وہی جوڑا پہنا اور اُن کی دی ہوئی عینک لگائی۔نانا ابو نے انھیں نہلایا اور قبر میں خود اتارا۔میرے چچا جان بہت اچھے تھے۔وہ مجھے بہت یاد آتے ہیں۔وہ جہاں چلے گئے ہیں وہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔اللہ کو یہی منظور تھا۔

چچا جان اپنے دوستوں سے کہتے تھے:

دعا کرو تھوڑی عمر ہو اور اللہ راضی ہو جائے۔لمبی عمر میں گناہ بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

چچا جان نے چالیس سال عمر پائی لیکن نیکیاں بہت زیادہ ساتھ لے کر گئے۔میری خواہش ہے کہ وہ مجھے خواب میں ملیں۔میں اُن کی باتیں سنوں اور اُن سے باتیں کروں۔آخری بار چچا جان جانے لگے تو ہم بہت اداس تھے۔ایک دفعہ امی نے اُن سے کہا کہ اس کے حفظِ قرآن کے لیے مکہ مکرمہ جا کر دعا کریں کہ جلدی مکمل ہو جائے۔کہنے لگے ان شاء اللہ دعا کروں گا۔میں نے کہا چچا جان میرے دانت میں درد ہے۔اس کے لے بھی دعا کرنا۔ہنس کر کہنے لگے کہ اچھا ضرور کروں گا۔ان شاء اللہ۔مکہ مکرمہ جا کر تو میرے چچا جان کی زندگی ہی بدل گئی تھی۔وہ بہت زیادہ نیک ہوگئے تھے۔چچا جان کا کمرہ کتابوں سے بھرا پڑا ہے لیکن وہ نہیں ہیں۔چچا جان کے بیٹے اور ہمارے بھائی عطاء المکرم اور عطاء المنعم بہت زیادہ اداس رہتے ہیں۔ہر وقت اپنے بابا جان کو یاد کرتے ہیں۔

چچا جان! ہم سب بہن بھائی آپ کو بہت یاد کرتے ہیں،آپ کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بہت اچھا گھر دیں۔آپ ہمیشہ خوش رہیں۔آپ کو ہم سب کی طرف سے سلام۔